Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 03, Issue 01, Jan-Mar 2025

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی ترسیل: مثبت اور منفی پہلو

Dissemination of Islamic teachings through Online platforms:Positive and negative aspects

ABSTRACT

In today's borderless world, the way people communicate has been greatly impacted by advancements in new communication technologies like social media platforms. Modern science has made people more focused on material things, making it harder for them to think about Deen and Aakherat. That is way modern IT equipment can be a more effective tool for religios outreach. Accounting to the discussion, social media has benefits and drawbacks in our Muslim society noticeably from Islamic Perspective. It is believed that globalization has brought about new challenges for the Muslim world in terms of media and technology. This article explains how Islam is being promoted through Online platforms and their benefits and drawbacks.

***Keywords**: Online platforms,Islamic teachings,negative and positive aspects*

AUTHORS

Dr. Hafiza Bareera Hameed*

Assistant Professor , Dept of Islamic Studies, The Government Sadiq College Women University , Bahawal Pur:

bareera.hameed@gscwu.edu.pk

Amna Ali*

M.Phil Scholer , Dept of Islamic Studies, The Government Sadiq College Women University, Bahawal Pur:

aimakh700@gmail.com

Date of Submission:
15-12-2024
Acceptance: 25-01-2025
Publishing: 05-03-2025

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

Correspondence Author:

Dr. Hafiza Bareera Hameed* *Assistant Professor, Dept of Islamic Studies, The Government Sadiq College Women University, Bahawal Pur.*

موضوع کا تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کے زریعے سے انسانوں کے نام ابدی فلاح پر مشتمل دعوت وپیغام پہنچایا ہے۔ تبلیغ کا مطلب ہے" اللہ کا حکم پہنچانا" اور اسلام کی رو سے اس کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بندوں تک پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی کامیابی کے لیے ہر دور میں پیغمبرانِ اسلام کو پیدا فرمایا ۔ قرآنی پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کو تبلیغ کہا جاتا ہے ۔اب ظاہر ہے کہ روزِ قیامت تک کوئی پیغمبر نہیں آنا، اس لیے اب اللہ تعالیٰ کے اس قرآنی حکم کو آگے پہنچانے کا فرض ہم مسلمانوں کے اُوپر ہے، اور ہماری معاونت کے لیے قانونِ اسلامی قرآنی احکام ونبوی تعلیمات کی صورت میں میسر ہے، قرآن کے احکامات کے مطابق اب احکام خداوندی کو ہر انسان تک پہنچانا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبری کے اعلان کے بعد اپنی ساری زندگی ان احکامات کی ترویج میں صرف کر دی۔ آپ کی وفات کے بعد ان پیغامات واحکامات کی ترویج اس امت کے لوگوں کی زندگی کا دینی فریضہ ہے۔ اس میں ہماری زندگی کے تمام اُصولوں کے بارے میں ضروری ہدایات موجود ہیں جبکہ رسول اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ مسلمانوں کے لیے زندگی گزارنے کی بہترین مثال ہے ۔ایک مسلمان کے لیئے ضروری ہے کہ وہ صرف اپنی ذاتی زندگی میں ہی اسلام کے احکامات اور تعلیمات پر عمل نا کرے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرے۔ اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں ان الفاظ میں دیا ہے:

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔"[1]

"تم سابق امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئی ہیں اچھے کاموں کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔"

اہل اسلام کو یہ کہہ دیا گیا کہ وہ بھی اپنی زندگی کو اسی نمونہ کے تحت استوار کریں۔ اسی بات کو قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے:

"لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔"[2]

"البتہ تمہارے لیے رسول اللہ ایک اچھا نمونہ ہیں جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔"

دین کی نشر واشاعت اور دعوت دین کے فروغ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے:

" يَاۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ "۔[3]

"اے رسول! جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے اسے پہنچا دے، اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا، اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔"

بیسویں صدی عیسوی کو اگر ہم جدید ٹیکنالوجی کی ترقی کے حوالے سے "انقلاب" کا دور کہیں تو غلط نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذہانت کو ایسے نئے ہتھیار اور اوزار دریافت کرنے کی ہدایت کی ہے جن کا چند سال قبل خواب میں بھی نہیں سوچا جا سکتا تھا۔ ڈیجیٹل میڈیا سے کم مدت میں

[1] آل عمران، 3: 110۔

[2] الاحزاب، 33: 21۔

[3] المائدہ، 5: 67۔

جتنا ممکن ہو لوگوں تک اپنی بات چاہے وہ جو بھی ہو پہنچائی جاسکتی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے آج پوری دنیا کو ایک کر کے رکھا دیا ہے۔ لوگ اب پوری دنیا کے حالات سے باخبر ہو جاتا ہے، بلکہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ہونے والے سانحات کا بصری معائنہ کر سکتا ہے ۔ اب اگر تبلیغی مقصد کے لئے انٹرنیٹ سے استفادہ کی بات ہے تو دونوں ہی بہت اہم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تبلیغی مشن کے لئے خاص طور پر جبلِ صفا کا چناؤ کیا۔ آپ ﷺ کا یہ عمل اتفاقیہ نہیں تھا بلکہ آپ ؐ نے مکہ کے شہریوں کی اِسی خاص جگہ کا استعمال کیا جو ان کے ہاں مروج اور مشہور تھا۔ مکہ کے باشندوں کو جب بھی کوئی اہم بات بتانی ہوتی تو وہ جبلِ صفا پر چڑھ کر اعلان کیا کرتے تھے ۔ اہلِ مکّہ کے ہاں خبر، فکر و تدبر کی ترسیل کا یہ سب سے اہم اور عام وسیلہ تھا۔ بعض لوگ انٹرنیٹ کے استعمال میں لغو اور تذبذب کے شکار ہیں اور انہیں غیر ملکی ہتھکنڈوں اور گمراہ کن فکری رجحان کا ذریعہ سمجھ کر مسترد کر دیتے ہیں، ان کا یہ خیال کسی صورت ٹھیک نہیں ہے کیونکہ انٹرنیٹ خود اپنی جگہ پر نیکی یا بدی نہیں ہے لکہ ان کے باعث اچھا یا بُرا ہونے کا فیصلہ، قانونی و غیر قانونی کاموں میں اس کے استعمال سے ہو گا۔ حکمِ الٰہی کو اُجاگر کرنے اور دعوتِ اسلامی کو مروج کرنے کے لئے ڈیجیٹل نیٹ ورک اور ٹی وی کو کام میں لانا وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے بلکہ ناگزیر حاجت ہے تاکہ سچ کی آواز ہر انسان تک پہنچ سکے۔[4]

دعوت دین کا نبوی ﷺ طریقہ کار:

تبلیغ سے مراد کہ "نیکی کی ترغیب" اور" بدی سے روکنا" سے ایک مسلمان کی پوری حیات قرآن وسنت کے موافق ہو جائے اور وہ اسلام میں مکمل طور پر شامل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"يَآاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُواادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةًوَّلَا تَتَّبِعُوْاخُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۔"[5]

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے دینِ محمدی کے پیروکاروں کو تمام گزشتہ امتوں کے مقابلے میں برتری عطا کی اور اس کو بے مثال جماعت کا نام دیا کیونکہ یہ اللہ کے بندوں کو راہِ مستقیم کی طرف ان کی رہنمائی کرتے ہیں اور غلط راستے پر چلنے سے منع کرتے ہیں اور خود بھی اس پر عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی عقل و فہم سے عمل کی تلقین ہیں۔

مخاطبین کی نفسیات کے مطابق کلام کرنا:

دعوت دین میں ہمارے نبی نے ہمیشہ انسانی ذہنیت کو نظر میں رکھا اور نبی کریم نے اس سلسلے میں وہ انداز اپنایا جو ناصحین کے لیے شاندار اور مکمل نظیر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے بارے میں فرمایا:

"وَإِنَّمَابُعِثْتُ مُعَلِّماً" مطلب "مجھے معلم علم بنا کر بھیجا گیا ہے" ۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کی عظیم ہستی کو ہر عہد کے لوگوں کے لئے مثال بنایا اور آپ کی تعلیمات کو بھی ہمارے لیئے نمونہ بنایا۔ نبی کریم ﷺ کو نبوت و رسالت کے منصب پر فائز کیا اور آپ ﷺ کا زمانہ قیامت تک کے لئے ہے یہاں تک کہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن کی حفاظت خود اپنے ذمہ لی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی رسالت کا دائرہ تمام

---

[4] ثناء اللہ طاہر، "دعوتِ دین اور جدید ذرائع ابلاغ"، انقلاب میگزین، اکتوبر 2021۔

[5] البقرہ، 2: 208

انسانوں تک بڑھایا ہے۔ آپ انسان کی نفسیات اور ذہنیت کو پرکھنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ جب بھی ہم کلام ہوتے تو چند ہی ثانیوں میں اس کی طبیعت اور طرزِ فکر کو اچھے سے پرکھ لیتے اور پھر اسی مشاہدے کے مطابق اس سے بات کرتے تھے۔[6]

عفو و درگزر اور صبر و تحمل:

خطا پوشی اور نرم مزاجی بھی اشاعتِ اسلام میں رسول اللہ کی ایک کامیاب حکمتِ عملی تھی۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں کہا گیا ہے کہ ایک مبلغ کو چاہیے کہ وہ خطا پوشی اور برداشت سے کام لے۔ اس سے سماج میں اضطراب، بے چینی اور تناؤ کا ماحول پیدا نہیں ہو گا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۚ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔"[7]

"اپنے رب کی راہ کی جانب دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلا، اور ان سے مرغوب طریقہ سے بات کر، بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے، اور ہدایت یافتہ کو بھی خوب جانتا ہے۔"

مخاطبین کی عزت نفس کو ملحوظ رکھنا:

نبی اکرم ﷺ کی دعوت و تبلیغ کا انداز ہمیشہ شفقت اور ہمدردی سے بھرپور ہوتا تھا۔ اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف کوئی غلطی کر بیٹھتا تو آپ ﷺ اس کا نام لے کر اسے سب کے سامنے شرمندہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ عمومی انداز میں فرماتے کہ بعض لوگ ایسی حرکتیں کیوں کرتے ہیں؟ اس طرح نہ صرف غلطی کرنے والا سمجھ جاتا بلکہ دوسرے لوگ بھی نصیحت حاصل کرتے، اور کسی کی عزت نفس مجروح نہ ہوتی۔ آپ ﷺ کی تبلیغ میں سب سے نمایاں پہلو اخلاص، خیر خواہی اور انسانیت سے محبت تھی، جو آپ ﷺ کے بدترین دشمنوں کے دل جیتنے کا سبب بنی۔ یہی ہمدردی آپ ﷺ کو مکہ کے ہر فرد تک پیغام پہنچانے پر آمادہ کرتی رہی۔ طائف میں بھی جب لوگوں نے ظلم کیا اور پتھر برسائے، تب بھی آپ ﷺ نے انتقام کے بجائے ان کی بھلائی کی دعا کی۔ آپ ﷺ کی یہی نرمی اور نیک نیتی دلوں کو بدلنے کا سبب بنی۔[8]

سامعین کی لغت اور دلچسپی کا خیال رکھنا:

تعلیم و تبلیغ کا سب سے بہترین طرز یہ ہے کہ لوگوں کو ان ہی کی زبان میں تبلیغ دی جائے کیونکہ یہ ایک نفسیاتی عمل ہے کہ انسان اپنے جیسی زبان بولنے والے کی بات زیادہ توجہ اور دلچسپی سے سنتا ہے، اس سے یہ ہو گا کہ اپنی زبان میں سنی گئی بات یا خبر اس کو اچھی طرح ضبط اور یاد رہ جائی گی، چنانچہ رسول اللہ نے بھی ہر قوم اور قبیلے کو اسی کی زبان اور لہجہ میں احکام کی تعلیم دی اور دین کی تبلیغ فرمائی۔ ارشاد باری ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ"۔[9]

---

[6] مولانا امین احسن اصلاحی، "دعوتِ دین اور انبیاء کرام کا طریقہ کار"، الشریعہ اکادمی، شمارہ، 11، نومبر 2013ء۔

[7] النحل، 16: 125

[8] ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ، "نبی رحمت کا اندازِ تبلیغ"، ماہنامہ منہاج القرآن، اکتوبر 2022ء۔

[9] ابراہیم، 14: 4۔

"اور ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ انہیں سمجھا سکے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے"۔

گویا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی جس نبی کو دنیا میں بھیجا، انھوں نے اپنی قوم کو اسی زبان میں ہی اللہ کا پیغام دیا تا کہ لوگ آسانی سے سمجھ سکیں۔ اصلِ تبلیغ میں ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کی توجہ اور دلچسپی کا خیال بھی رکھا جائے اور اس طرح سے ان کے سامنے اپنا مقصد رکھا جائے کہ وہ اور زیادہ دلچسپی سے سنیں اور متوجہ رہیں۔ بے جا اور ہر وقت انہیں دین سکھانا شروع نہ کریں، ایسے لوگ اکتاہٹ اور بے زاری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم بھی دورانِ تبلیغ اس بات کا دھیان رکھتے تھے کہ لوگ بے زار نہ ہوں جائیں، حالانکہ صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بڑے شوق سے سننا پسند کرتے تھے، لیکن مسلم اُمہ کو تعلیم و تبلیغ کا درست طریقہ سکھانے کے لیے آپ روز نصیحت کرنے کے بجائے مناسب وقت پر وعظ فرماتے تھے، تا کہ لوگوں کی توجہ باقی رہے۔[10]

اشتعال انگیز رویے سے اجتناب:

کسی بھی معلّم اور مبلّغ کو اپنے جوش و جذبات کو قابو میں رکھنا چاہیئے، معمولی سی بات پر غصہ نہ کریں، نبی کریم نے اپنے قول و فعل کے ذریعے کئی موقع پر اس طریقے کی اہمیت واضح کی ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں:

"جاءاعرابي فبال في طائفةالمسجد،فزجره الناس،فنهاهم النبي صلى الله عليه وآله وسلم،فلما قضى بوله امر النبي صلى الله عليه وآله وسلم بذنوب من ماءفاهريق عليه۔"[11]

"ایک دیہات سے آدمی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام اس کی طرف دیکھا اور کھڑے ہوئے اور اس کو منع کرنے لگے، تو آپ نے فرمایا: اس کو کچھ نہیں کہو، تو صحابہ کرام نے اس کو مزید کچھ نہ کہا، جب آدمی نے پیشاب کر لیا، تب نبی کریم نے اس کو بلایا اور کہا یہ جگہ پیشاب کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، نماز اور قرآن کے لیے قائم کی گئی ہے، پھر آپ کے حکم پر پانی سے اس جگہ کو صاف کر دیا گیا۔"

پھر نبی کریم نے صحابہ کرام سے فرمایا تم سب راہ کی رکاوٹیں دور کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو نا کہ سختی کرنے کے لیے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم و دعوت کے لیے غصہ سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے ، اگر کوئی ناپسندیدہ عمل یا بات کرے، تب بھی نرمی اور خوش اسلوبی کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

عصر حاضر میں اشاعت دین کے جدید ذرائع:

انبیاء کرام کا دعوتِ دین کا کوئی ایک مستقل طرز نہیں تھا بلکہ انسان کی فکری و تعلیمی افزائش اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں تغیر اور بہتری آتی رہی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ارتقاء سے انسان کے معلوماتی وسائل میں جو اضافے ہوئے ہیں ان سے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مستفید ہونے کا حق ہدایت کے داعی کو ہے۔ مثال کے طور پر آج موبائل ، ٹی وی اور ریڈیو وغیرہ نے انسان کی اظہار کی

---

[10] مولانا عصمت اللہ، "رسول اللہ ﷺ کا اسلوب تعلیم اور منہج تبلیغ"، مجلہ جامعہ العلوم الاسلامیۃ، مارچ، 2023ء۔

[11] البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (بیروت: دار الاسلام، 1992ء)، رقم حدیث: 221

طاقت کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ ایک بڑی سے بڑی بات اور خبر چند منٹ کے اندر اندر کائنات کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک پہنچائی جاسکتی ہیں، مشکل سے مشکل بات بہت معمولی محنت سے لوگوں کے ذہن پر نقش کی جاسکتی ہیں۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ آج دین کے فروغ کے لیے ان ذرائع کا استعمال کیا جائے۔[12]

عصرے حاضر کے مواصلاتی زرائع خاص طور پر سوشل نیٹ ورکس زمانہ حاضرہ کی وہ طاقت ہے جس سے زندگی کا کوئی میدان بچا ہوا نہیں ہے۔ سیاسی وسماجی نظام، دین، تعلیم، کاروبار سمیت یہ ہر معاملاتِ زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ ایک طرف راحت ہے تو دوسری طرف انسانی حاجت بھی ہے۔ آج کے جدید ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے عہد میں جن مواصلاتی زرائع کا اسلام اور مسلمانوں کے مخالف استعمال ہو رہا ہے ہمیں چاہیئے ان ہی ذرائع کے استعمال سے اسلام کے دشمنوں کو کرارا جواب دینے کے لیے میدان میں آئیں اور اسلام کی ترویج کا فریضہ اانجام دیں۔[13]

انٹرنیٹ لوگوں کے لئے بلا معاوضہ ہے جیسے کہ E-Mail ,فیس بک، واٹس ایپ چیٹینگ، ویڈیو کالنگ، مختلف اِسلامک آن لائن ویبسائٹ ،اِسلامک ایپس اور آن لائن اِسلامک کتب وغیرہ۔ ان کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا کام کیا جاسکتا ہے۔ ان ویب سائٹس پر متفرق زبانوں میں یا چند مشہور زبانوں میں علمی زخیرہ فراہم کرتا ہے۔ آج کل تو جامع دعوتی آن لائن کتابوں کا ذخیرہ بھی ہے ۔ تبلیغی مقاصد کے لئے مخصوص آن لائن ویب سائٹس پر ایسا بھی مواد موجود ہے کہ جن کو سن کر آپ محفوظ بھی کرسکتے ہیں۔ بلکہ اب تو ایسے بھی آن لائن سائٹس ہیں کہ جن کے ذریعے ریڈیو اور ٹی وی کی طرح فوری طور پر مواعظ و دروس سنے جاسکتے ہیں۔[14]

اسلام کی اشاعت میں آن لائن پلیٹ فارمز کا استعمال:

جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل نیٹ ورک نے زندگی کے ہر شعبے میں ایک نئی تبدیلی رونما کردی ہے جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے پوری دنیا محدود سی گئی ہے۔ گذشتہ دور کے دوران ٹیکنالوجی کی ترقی سے دنیا بڑی تیز رفتاری سے تبدیل ہوئی ہے۔ یہ صدی بلاشبہ ایک انقلاب کی صدی ہے۔ ایک وقت تھا جب دست سے کتب لکھی جاتی تھیں۔ کوئی پریس مشین نہیں تھی، جو بھی اسلامی کتاب لکھی جاتی اُس کی طباعت بھی بہت مشکل ہوتی ۔ جو لوگ تبلیغ کرتے وہ بھی پہلے طویل عرصے دینی تعلیم حاصل کرتے پھر سالوں بعد وہ اس لائق ہوتے تھے کہ تبلیغی سرگرمیاں انجام دے سکیں ۔ وقت بیت گیا نئی ٹیکنالوجی آئی اور آج کے دور میں کتاب لکھنا کوئی مسئلہ نہیں رہا اور اب اشاعت بھی کوئی مسئلہ نہیں چپے چپے پر پریس اور کمپیوٹر کتابت دستیاب ہے۔ طباعت کا کام آسان ہونے سے کافی لوگوں کو آسانی ہوئی ہے۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں انٹرنیٹ جیسی ٹیکنالوجی موجود ہونے سے ایک معمولی انسان کا بھی دین کے فروغ و تبلیغ میں حصہ لینا سہل ہوگیا ہے۔ ہر مسلمان کا دل چاہتا ہے کہ وہ فروغِ دین و اشاعت کے سلسلے میں آگے بڑھ کر حصہ لے۔ کچھ لوگوں نے سچے دل سے ٹیکنالوجی سے نفع اٹھاتے ہوئے انٹرنیٹ پر آن لائن ویب سائٹس کے ذریعے دین کی ترویج کا کام شروع کیا۔ ان لوگوں کی وجہ سے اب مزید لوگ بھی اس کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالنا شروع کردیا ہے۔[15]

---

[12] مولانا امین احسن اصلاحی، "دعوت کے طریقے"، ترجمان القرآن، اپریل 1947ء۔

[13] مولانا محمد خلیلی قاسمی، "جدید زرائع ابلاغ اور دعوت دین"، دارالعلوم دیوبند الہند، اکتوبر، 2022ء۔

[14] عبداللہ سلمان ریاض، "جدید آلات ووسائل کا استعمال برائے دعوت دین"، تعمیر نیوز، ستمبر، 2013ء۔

[15] محمد بلال، "تبلیغ کا طریقہ بہتر کرو"، اردو محفل، جولائی 2008ء۔

ہمیں یہ بات یادرکھنی چاہیئے کہ ہماراکام بس دوسروں تک حق بات منتقل کرنا نہیں ہے بلکہ ان کی نظر اپنی طرف بھی کرانی ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے اس وقت آن لائن سماجی نیٹ ورک(Social Media) ایک اہم ہتھیار ہے، کیونکہ دیگر مواصلاتی وسائل سے ہم صرف محدود بات ہی پہنچاسکتے ہیں۔ ٹی وی پر کیے گئے پروگرام ،بل بورڈز، بینرز یا اشتہار لگانے سے تو ہمیں علم نہیں ہوگا کہ اس میں لوگوں کی دلچسپی ہے بھی یا نہیں یا کتنے لوگوں نے وہ اشتہار یا بینر دیکھا ہے لیکن ان سماجی نیٹ ورک کے ذریعے لوگوں کے ساتھ خیالات کا اظہار کرنا ممکن ہے، سوالات وجوابات کیے جاسکتے ہیں اور ان کے نظریے کو بھی سمجھا جاسکتا ہے۔[16]

آن لائن پلیٹ فارمز کیا ہیں؟

ایک آن لائن پلیٹ فارم ایک ڈیجیٹل سروس ہے جو لوگوں کو ایک دوسرے سے گفتگو کرنے اور انٹرنیٹ پر معلومات کا تبادلہ کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ آن لائن پلیٹ فارم کو سوشل نیٹ ورکنگ، خریداری، یا دیگر کاموں کے لیے بھی بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ ایک آن لائن پلیٹ فارم ایک ڈیجیٹل ماحول ہے جہاں لوگ گفتگو کرسکتے ہیں، معلومات ایک دوسرے تک منتقل کرسکتے ہیں، اور تعاون کرسکتے ہیں۔ یہ ایک ویب سائٹ یا ایپ ہوسکتی ہے جو لوگوں کو انٹرنیٹ پر مختلف خدمات یا فنکشنز تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ آن لائن پلیٹ فارمز کی بہت سی مختلف اقسام ہیں، جیسے سوشل میڈیا پلیٹ فارم، ای کامرس پلیٹ فارم، ویڈیو پلیٹ فارم، گیمنگ پلیٹ فارم، اور بہت کچھ۔ یہ پلیٹ فارم لوگوں کو جوڑنے، بات چیت کرنے، سیکھنے، خریداری کرنے یا کھیلنے کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ عصر حاضر میں چند آن لائن پلیٹ فارمز جو اسلام کی اشاعت میں استعمال ہو رہے ہیں وہ یہ ہیں۔

آن لائن اسلامک لائبریریاں:

آن لائن لائبریری ایسی لائبریری ہوتی ہے، جس میں ڈیجیٹل صورت میں علمی مواد محفوظ کیا جاتا ہے اور کمپیوٹر، لیپ ٹاپ یا موبائل کے ذریعے اس تک رسائی ممکن ہوتی ہے۔ اس علمی مواد تک کہیں سے بھی رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ آن لائن کتب خانے عام کتب خانوں کی نسبت زیادہ فائدہ مند ہیں کیونکہ عام کتب خانوں میں مواد کی جگہ کم ہوتی ہے جبکہ آن لائن مطالعہ گاہ میں یہ جگہ کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ آن لائن مطالعہ گاہ پر وقت اور لاگت بھی کم ہوتا ہے اور یہ ہر گھڑی لوگوں کی معاونت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جنوری 2004ء میں پاکستان میں پہلی آن لائن لائبریری کا آغاز ہوا جو PERN کے نام سے ہے۔ اس لائبریری کی مدد سے یونیورسٹیز، تحقیقاتی اداروں اور کئی بین الاقوامی جرائد تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔[17]

مکتبہ شاملہ اور مکتبہ جبریل:

موجودہ دور میں سب چیزوں کی طرح اب کتاب نے بھی جدید شکل اپنالی ہے۔ وہ کتاب جس کا آغاز گارے کی تختی اور درخت کے پتوں سے ہوئی، اب وہ قرطاس کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ مدت تک اس پر حکومت کرنے کے بعد اب تصنیف برقی رو میں بدل چکی ہے، جس کو ای کتاب (E-Book) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اب یہ کئی شکلوں میں ملتی ہے۔ ان میں سے پی ڈی ایف (Pdf) بہت مشہور ہیں۔ E-book کے

---

[16] ڈاکٹر عبدالواسع شاکر، "سوشل میڈیا: ابلاغ کی نئی جہتیں"، ماہنامہ ترجمان القرآن، ص،73، نومبر 2013ء۔

[17] لیاقت علی جتوئی، "ڈیجیٹل لابریریوں کا تعلیم کے فروغ میں کردار"، جنگ نیوز، دسمبر 2020ء۔

آنے سے اب علم برقی لہر میں منتقل ہونا شروع ہوئے اور جلد ہی یورپ میں لائبریریوں کا قیام عمل میں آنا شروع ہوا۔ جدید وقت کو پیشِ نظر عرب کے سکالرز نے مذہبی مواد کو ای بک میں منتقل کرنے کا سوچا اور مکتبہ شاملہ کے نام سے اسلامی مواد کی آن لائن علم گاہ وجود میں آئی۔ اس کا فرسٹ ایڈیشن اپریل 2005ء میں طبع ہوا۔ اس کی آن لائن سائٹ پر اس وقت تقریباً 7000 تصانیف شامل ہیں، تاہم لوگوں کی انفرادی کاوش کی بدولت اس میں ترقی ہوئی ہے اور تصانیف کی تعداد بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ یہ اسلامی کتب کے ساتھ اردو کتب کی سب سے بڑی اور کافی مفید اپیلیکیشن ہے۔ جس میں اسلامی و دیگر علوم فنون سے متعلق تصانیف بہترین سہولیات کے ساتھ شامل ہیں۔ دسمبر 2018ء تک 5000 سے زائد تصانیف اس میں شامل کی گئی تھیں۔ اس کی ایک آن لائن سائٹ بھی ہے۔ اس ویب سائٹ پر موجود تصانیف اور تعلیمی ذخیرے میں تسلسل کے ساتھ ترامیم کی جاتی ہیں جس سے لاکھوں لوگ ہر خطے سے مفت مستفید ہوتے ہیں۔[18]

اسلامک ڈیجیٹل لائبریری:

اسلامک ڈیجیٹل لائبریری آن لائن اسلامی تصانیف پر محیط ہے۔ ان تصانیف میں کوئی بھی آیت یا تعلیمی بحث آپ باآسانی سرچ کر سکتے ہیں ۔ اس میں تمام فکری مسالک کی تصانیف بغیر کسی تفریق و تحریف کے شامل کی گئی ہیں۔ فی الحال اس میں 6 عدد تفاسیر (اردو)، گیارہ کتب حدیث (عربی)، مصدقہ صحیحین (اردو)، مصدقہ سنن اربعہ (اردو)، متنوع مباحث پر اس میں 13 عدد دیگر تصانیف شامل ہیں۔ جبکہ ماہنامہ محدث سنہ 1971 سے 2000 تک اس میں شامل کیا گیا ہے۔[19]

آن لائن تنظیم لائبریری:

ڈاکٹر اسرار احمد تنظیم اسلامی کے خالق اور مرکزی تنظیم "خدام القرآن" کے بانی ہیں۔ ان کے خیالات و نظریات کو عالم اسلام میں مقبول کرنے کے لیے اس آن لائن لائبریری کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ کیونکہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وسعت آفاق کی انتہا ہے۔ اس آن لائن ویب سائٹ پر قرآن کریم کی آیات، احادیث اور دیگر عبارات کو آسان بنانے کے لیے رنگین کر کے خاص کر دیا گیا ہے۔ یہ کوشش کافی اہمیت رکھتی ہے کہ آپ منتخب شدہ مواد کو نقل کر کے سوشل میڈیا پر پھیلا سکتے ہیں۔ اس آن لائن لائبریری میں قرآن، سیرت، فقہ، حدیث، اسلامی نظام حیات، سیاست اور اسلامی تحریکوں کی مختلف درجہ بندی کی گئی ہے۔

ایچ ای سی ڈیجیٹل لائبریری:

یہ HEC کی آن لائن علم گاہ ایک وسیع اور جامع منصوبہ ہے۔ اکثر ناشرین اور ادارے جو ای بکس اور تحقیقی جرائد فراہم کرتے ہیں، عام طور پر اپنی خدمات مفت فراہم نہیں کرتے بلکہ ان کی کتب معاوضہ دے کر لینی پڑتی ہے، جو کئی افراد کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے بڑے ادارے ان کے ساتھ معاہدے کرتے ہیں اور مخصوص قیمت کے ذریعے اپنے ذیلی مراکز اور دفاتر کے لیے یہ سہولت حاصل کرتے ہیں۔ یہ آن لائن کتب خانہ بھی اسی طرز کا ایک منصوبہ ہے، جو فائدہ مند اور معاون ثابت ہو رہا ہے۔ خاص طور پر سائنسی اور صنعتی علوم سے متعلق وہ تحقیقی

---

[18] محمد بشارت نواز، "مکتبہ شاملہ ویب سائٹ اور مکتبہ جبرائیل کا تعارف"، علم دین، 2019ء۔

[19] مجیب الرحمان، "ڈیجیٹل لائبریری مستقبل کے کتب خانے"، روزنامہ پاکستان، اپریل 2016ء۔

مواد، جو عام طور پر بہت مہنگا ہوتا ہے، اس پروگرام کے ذریعے مفت دستیاب ہوتا ہے۔ اس سہولت سے نفع اٹھانے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے، تاہم روزانہ لاکھوں کی تعداد میں یونیورسٹی جانے والے طلبہ اور محققین اس نظام سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔[20]

کتاب و سنت:

یہ آن لائن پورٹل اردو میں دینی تصانیف کی Pdf کی صورت میں خطے کی سب سے بڑی سائٹ ہونے کا اعزاز رکھتی ہے۔ یہاں کتب کو موضوعاتی انڈیکس کے اعتبار سے منظم انداز میں شامل کیا گیا ہے، تاکہ قارئین با آسانی اپنی مطلوبہ کتاب تک پہنچ سکیں۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ یومیہ تین نئی کتب انٹرنیٹ پر اپلوڈ کی جاتی ہیں، اور یہ سلسلہ 2008ء سے مسلسل جاری ہے۔ اب تک اس پر تقریباً 9500 کتب Pdf کی صورت میں اپلوڈ کی جا چکی ہیں، جو نہ صرف ڈیجیٹل مطالعے بلکہ مفت برقی منتقلی (Downloading) کی آسانی کے ساتھ بھی دستیاب ہیں۔ اس کی ایک اور نمایاں بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے قارئین کی فرمائش پر بھی مطلوبہ کتب اپلوڈ کی جاتی ہیں، جس سے یہ علمی اور دینی خدمت کے میدان میں منفرد مقام رکھتی ہے۔

محدث لائبریری:

یہ آن لائن ویب سائٹ حدیث کی خدمت میں ایک نمایاں قدم ہے۔ اسے اہلِ علم میں معروف عربی سوفٹ ویئر "مکتبۃ الحدیث" (جسے کتبِ تسعہ کے نام سے جانا جاتا ہے) کی طرح ڈیجیٹل طور پر تیار کیا گیا ہے۔ اس پر احادیث کی تمام تشریح دستیاب ہیں، تاکہ عام لوگ بھی حدیث کے احکام سے مکمل باخبر ہو سکیں۔ اب تک اس آن لائن ویب سائٹ پر حدیث کی چھ مشہور کتب یعنی صحاح ستہ نیٹ پر ڈالی جا چکی ہیں۔ جامع ترمذی کے علاوہ بقیہ کتب کے دو اردو تراجم بھی شامل کیے گئے ہیں، جبکہ جامع ترمذی فی الحال ایک اردو ترجمے کے ساتھ موجود ہے۔ یہ ویب سائٹ رمضان المبارک 2014ء میں آن لائن کی گئی تھی۔ اس میں کسی بھی حدیث کو آن لائن شئیرنگ کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

منہاج بکس اسلامی لائبریری:

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اب تک کئی انگریزی، عربی اور اردو کتب طبع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے کافی کتب کا کئی زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ جدید علوم میں کافی خدمت کرنے کے ساتھ ہی آپ نے "عرفان القرآن" کے نام سے انگریزی اور اردو میں تفصیلی اور قابلِ فہم ترجمہ کیا ہے، جو قرآن کریم کا لفظی و قواعدی، تحقیقی و ادبی، مذہبی و فکری اور علمی خصوصیات کا مظہر ہے۔ یہ ترجمہ جدید دور کے کئی تراجم کے مقابلے میں زیادہ مکمل اور بے مثل ہے۔ حدیث میں آپ کی تحریریں ایک خاص تحقیقی ورثہ ہیں۔ آج ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی قائم کردہ یہ آن لائن لائبریری اِسلام کا ہمہ گیر پیغامِ اَمن و امان مروج کرنے کے لیے سرگرم ہے۔

آن لائن اسلامک رسائل و جرائد:

اس وقت کئی سطح پر مختلف ادارے اسلامی اشاعت کے حوالے سے میدان میں کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق اسلام کی سربلندی کیلئے مصروف ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں کئی زبانوں میں مستند جرائد کثرت سے جاری ہوتے ہیں۔ ان کا دائرہ کار محدود ہے

[20] محمد ابو بکر صدیق، "ایچ ای سی ڈیجیٹل لائبریری"، علوم اسلامیہ، ستمبر 2022ء۔

۔عالمِ اسلام کی تجدید اور احیاء کے عالمگیر مقصد کے فروغ و اشاعت کیلئے ایک ایسا رسالہ ہو جو بغیر کسی تعصب سے پاک ہو اور وہ صرف عالمِ اسلام کی کھوئی ہوئی راہ کی تلاش کیلئے مصروف عمل ہو۔

محدث میگزین:

ماہنامہ محدث ایک ایسا تعلیمی و تجزیاتی رسالہ ہے جو کئی سالوں سے لاہور سے جاری ہو رہا ہے۔اس میں مطالعہ کرنے والے افراد ہر ماہ اپنے جدید قانونی، سماجی، سیاسی اور تعلیمی مسائل پر اسلام کی رو سے وضاحت اور دلچسپ تجزیے و تبصرے لکھتے ہیں۔یہ رسالہ عالمِ اسلام کو پیش آنے والے مسائل اور جدید نظریاتی مسائل کے حوالے سے معروف اہلِ علم کی آراء پیش کرنے میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ماہانہ محدث لاہور ہر قسم کی فرقہ وارانہ تفریق سے بے نیاز ہو کر امتِ مسلمہ کے مسائل کا شرعیت کی رو سے حل پیش کرتا ہے اور قرآن و سنت کی بنیاد پر فکری یکجہتی اور اتحاد کا داعی ہے۔اس آن لائن ویب سائٹ پر 1970ء سے لے کر اب تک کے تمام شمارے Pdf کی صورت میں دستیاب ہیں، جنہیں آن لائن پڑھنے اور مفت شئیر کرنے کی آسانی بھی دی گئی ہے۔مزید آسانی کے لیے مختلف طرز میں موضوعاتی انڈیکس بھی بنائے گئے ہیں، جس سے قارئین اپنی مطلوبہ کتاب یا مضمون با آسانی تلاش کر سکتے ہیں۔

ماہنامہ الشریعہ :

۱۹۸۹ء سے الشریعہ اکادمی کا رسالہ ماہانہ "الشریعہ" باقاعدگی سے جاری ہو رہا ہے۔ماہنامہ الشریعہ نے نئے وقت کے زندہ نظریاتی، سماجی اور تمدنی مسائل کو موضوع بنانے کے ساتھ تعلیمی مسائل میں آزادانہ مکالمے کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس سے بہت کم وقت میں علمی برادری میں اسے خاص اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ سے جاری ہونے والا معروف ماہنامہ ہے جس کے قائم مقام امام اہل السنۃ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا زاہد الراشدی اور ناظمین کے سپوت معروف اسلامی اسکالر مولانا حافظ محمد عمار خان ناصر ہیں۔مکالمے کے ذریعے اس جریدے نے سکالرز اور عوام میں خاص ناموری حاصل کی ہے۔ماہنامہ الشریعہ اس سے قبل بھی کئی اہم خصوصی اشاعتیں مختلف موضوعات پر جاری کر چکا ہے۔[21]

آن لائن اسلامک موبائل ایپلیکیشنز:

ہر ایجاد کا اوّلین اور بنیادی مقصد انسان کے لیے سہولتوں کی فراہمی ہے۔ہر چیز اپنے مفید استعمال کے بے پناہ امکانات رکھتی ہے، اب یہ ہماری صوابدید پر ہے کہ ہم اس ایجاد کو کن مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ایسا ہی کچھ آج کی سب سے اہم اختراع موبائل کے ساتھ بھی ہے۔یہ چھوٹا سا موبائل مفید اور اچھے ساتھی کی طرح ہمارے لیے کس قدر نفع بخش اور آسانی کا باعث بن سکتا ہے۔اگر اس کا حقیقی مشاہدہ کرنا ہے تو نیچے دی گئیں ایپس کو اپنے موبائل فون کا حصّہ ضرور بنائیں۔

---

[21] مولانا حاجی محمد فیاض، "الشریعہ کی خصوصی اشاعت"، ماہنامہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔

اسلام360 ایپ:

یہ زاہد حسین کی کاوش کا پھل ہے جو موبائل استعمال کرنے والوں کے لیے اسلامی تصانیف کی فراہمی میں خاص میلان رکھتے ہیں۔ ان کی کاوش کو اللہ تعالی نے قبول فرمایا ہے اور فون استعمال کرنے والوں کی پہلی ترجیح یہی ایپ ہوتی ہے۔ یہ آن لائن ایپ قرآن کریم اور حدیث کے مواد پر مشتمل ہے۔ قرآن کریم کی آیات اور سورتوں کے ساتھ الفاظ کو بھی تلاش کرنے کی سہولت موجود ہے۔ قرآن پاک کے کئی تراجم انگریزی اور اردو زبان میں موجود ہیں۔ حدیث کی صحاحِ ستہ بھی موجود ہیں۔ احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ ان کا مختلف زبانوں میں تراجم بھی موجود ہے۔ اپنی پسند کے عنوان کو بک مارک کر کے الگ سے محفوظ بھی کیا جاسکتا ہے۔ ایک اہم خاصیت یہ بھی ہے کہ ٹیکسٹ کو منتخب کر کے نقل بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے قرآن کریم اور صحاحِ ستہ میں تلاش کرنا، شاملہ سے بھی زیادہ سود مند ثابت ہوتا ہے۔ اس وجہ سے زیادہ تر اہلِ علم اس ایپلی کیشن سے استفادہ کرتے ہیں۔[22]

Islamunaایپلیکیشنز:

کائنات میں مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ بھی ہوتا جارہا ہے اور تمام مسلمانوں تک دینِ اسلام کی بنیادی معلومات پہنچانا انتہائی مشکل کام ہے۔ اسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہماری ویب نے ایک ایسی ایپلیکیشن تخلیق کی ہے جس میں دینِ اسلام کی تمام بنیادی معلومات نہایت آسان طریقے سے ترتیب دی گئی ہیں۔ بنیادی اسلامی معلومات تک کی رسائی کے لیے اس ایپ سے دنیا بھر کے مسلمان با آسانی مستفید ہوسکتے ہیں۔ ویب کی تیار کردہ اس ایپ میں نمازوں کے اوقات، قرآن کریم کی تلاوت، سحر و افطار کے اوقات سمیت کئی اسلامی فیچرز موجود ہیں تیزی سے مقبولیت حاصل کرنے والا ایپ کو آپ با آسانی گوگل پلے اسٹور سے ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔ اس ایپ میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں؛ نمازوں کے درست اوقات کی فراہمی، قرآن کریم بمع ترجمہ، قبلہ کی سمت کا تعین، صبح و شام کے اذکار، سحر وافطار کے اوقات اور چند اسلامی چینلز کی براہ راست نشریات۔

Islam Oneایپ:

اسلام ون ایپ میں درجہ ذیل فیچر موجود ہیں۔ اس میں صبح وشام کے مسنون اذکار، روزمرہ کی سنتیں، قرآنی دعائیں اور درود وسلام وغیرہ موجود ہیں بلکہ ان میں اکثر اذکار قرآن وسنت سے لیئے گئے ہیں جن کا حوالہ بھی نیچے دیا ہوتا ہے۔ احادیث کی کتابوں میں سے صحاح ستہ کے ساتھ ساتھ بیس کتابیں اردو و انگلش ترجمہ کے ساتھ موجود ہیں ۔ قرآن کریم تین ترجموں کے ساتھ موجود ہے، پہلا ترجمہ مولانا فتح محمد جالندہری صاحب، دوسرا ترجمہ مولانا سید ابوالاعلی مودودی صاحب اور تیسرا ترجمہ مفتی تقی عثمانی صاحب کے ہیں ۔ سیرت میں نبی کریم کے ساتھ 33 دیگر اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی سیرت موجود ہے۔ دینیات میں مولانا سید ابوالاعلی مودودی صاحب کی کتاب دینیات موجود ہے جس میں اسلام ، ایمان، اطاعت، نبوت، ایمان مفصل، عبادات اور دین و شریعت کے بارے لکھا ہے۔ فقہ میں مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب کی تصنیف زبدۃ الفقہ موجود ہے۔ تاریخ میں مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی کی کتاب تاریخِ اسلام موجود ہے جو کہ اردو میں تاریخ پر لکھی گئی کتابوں میں سے ایک بہترین کتاب ہے۔ اس میں مولانا محمد یوسف کاندھلوی صاحب کی کتاب حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنھم موجود ہے جو کہ ایک مستند کتاب ہے۔ اس

[22] ثاقب تنویر، "اسلام 360 ایپ: قرآن اور حدیث کا سرچ انجن"، انڈیپینڈنٹ اردو، اپریل 2022۔

میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی کتاب مجموعہ کلام موجود ہے جو کہ اردو اشعار میں ایک مقام رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ نماز کے اوقات اور سمت قبلہ بھی موجود ہے۔

اسلامک ورچوئل یونیورسٹی:

بدلتے وقت کے ساتھ تمام علوم وفنون کی تعلیم و تدریس کا مواد اور طریقہ بدلتا رہا ہے۔ اسلامی علوم وفنون کی ترویج کے انداز میں تبدیلی 21 صدی کا اولین تقاضا ہے۔ دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ویلیج بن گئی ہے۔ موجودہ دور میں دنیا کی بہت سی بہترین یونیورسٹیز اپنی آن لائن سروس شروع کر چکی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ کچھ سالوں تک ہر تعلیمی ادارے میں آن لائن سروس شروع ہو جائے گی۔ ان ہی حالات کی بدولت ایک ورچوئل اسلامک یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ورچوئل اسلامک یونیورسٹی، آن لائن اسلامی تعلیم کا ایک مستند بالکل فری پلیٹ فارم ہے، جسے آپ مکمل ایک آن لائن مدرسہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس پلیٹ فارم سے قابل ترین اساتذہ علوم شریعہ کو پڑھانے کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنی جاب میں مصروف ہونے کی وجہ سے دینی علوم سے مستفید نہیں ہو پاتے اور کچھ لوگ اپنا شہر چھوڑ کر سفر کرنے کے قابل ہوتے ہیں، اسی طرح ایسے لوگ بھی دینی علوم سیکھنے کے خواہش مند ہیں، جو معاشی مجبوریوں کی وجہ سے دیارِ غیر میں رہتے ہیں، جہاں اسلامک سینٹر زنہ ہونے کی وجہ سے ان کی یہ آرزو پوری نہیں ہو پاتی۔ ان سب کے خواب اس ورچوئل کلاس میں باقاعدہ دینی تعلیم کی شروعات سے پورے ہو رہے ہیں۔ اس ورچوئل یونیورسٹی کا فائدہ یہ ہے کہ اب کوئی بھی شخص دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوئے اور کوئی بھی جاب کرتے ہوئے اس ورچوئل دینی ادارے کا باقاعدہ رکن بن سکتا ہے۔ ورچوئل اسلامک یونیورسٹی کوئی صرف نام کی یا بس کاغذی پروگرام نہیں بلکہ یہ ایک منظم و مرتب نظامِ تعلیم ہے، جو دینی و دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی زیرِ نگرانی کام شروع کر رہا ہے۔ اس میں جدید طریقوں سے دینی علوم کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کیا جارہا ہے۔

اللغۃ العربیۃ کورس:

لسانِ عرب قرآن کی زبان ہے، اس کا سیکھنا، پڑھنا اور بولنا ہر مسلمان کے لیئے اعزاز کی بات ہے۔ اس کو بغیر سیکھے خود اللہ و رسول اکرم کے احکامات کو سمجھنا مشکل ہے۔ ورچوئل اسلامک یونیورسٹی نے اپنے قابل اور تجربہ کار معلمین کی محنت سے لسانِ عرب کا کورس پیش کیا ہے، جس کو کامیابی سے مکمل کرنے پر آپ عربی گرائمر، صیغے، گردانوں، ترکیبوں وغیرہ پر مہارت حاصل کریں گے، جس سے عربی تحریر کو سمجھنا، ان کو پڑھنا اور لکھنا سہل ہو جائے گا۔ طلبہ عربی گرائمر کو نہ صرف راسخ دل سے سمجھ سکتے ہیں، بلکہ اجرا و ترکیب سے بھی بخوبی باخبر ہو جائیں گے، چنانچہ وہ صیغوں اور عباراتِ قرآن و حدیث کے صرفی و نحوی حل کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ دیگر اسلامی علوم وفنون بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی ترسیل کے مثبت اور منفی پہلو:

بحیثیت انسان، ہم سماجی مخلوق ہیں جن کو بات چیت اور سماجی رابطوں کی فطری ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا سماجی رابطوں کے لیے سب سے آسان اور دلکش پلیٹ فارم بن گیا ہے۔ لوگ سوشل میڈیا پر ضرورت سے زیادہ وقت صرف کرتے ہیں، بعض اوقات پورے دن میں، جو کہ اللہ کی یاد سے منحرف ہونے والی عادت کی نشاندہی کرتا ہے۔ جاگنے سے لے کر سونے تک روزمرہ کی زندگی میں سوشل میڈیا ہر ایک کی ضرورت بن گیا ہے۔ اگرچہ سوشل میڈیا کے اپنے فوائد ہیں اگر درست طریقے سے استعمال کیا جائے تو، یہ کامیابی کا ایک ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ یہ آن لائن

تعلیمی نظام سب سے پہلے 1982ء میں کیلیفورنیا میں ویسٹرن بایلورل سائنس انسٹی ٹیوٹ نے متعارف کرایا تھا اور اس کا تجربہ کمپیوٹر کانفرنسنگ کے ذریعے اسکول آف مینجمنٹ اینڈ اسٹریٹجک اسٹڈیز اور بزنس ایگزیکٹوز میں کیا گیا تھا، جسے 1989ء میں ریاست ہائے متحدہ میں فینکس یونیورسٹی نے اپنایا تھا۔ 1998ء میں امریکہ کی کئی بڑی یونیورسٹیوں نے اسے اپنایا اور آن لائن تعلیم کا آغاز کیا۔[23]

جب سے ٹیکنالوجی کا دور آیا ہے اسلامی احکامات کی ترویج کا طرز بھی بدل چکا ہے۔ کمپیوٹر اور ٹیکنالوجی کے ارتقاء کے ساتھ قرآن و حدیث اب آن لائن صورت میں بھی ہیں۔ یہ لازمی تھا کیونکہ جس تیزی سے تکنیکی سائنس میں انقلاب آرہا ہے، قرآن کریم کی خدمت کے لیے بھی ان ٹیکنالوجیز سے مستفید ہوا جاتا۔ موبائل کی عوامی پذیرائی کی بدولت اب کئی اسلامی آن لائن ایپلی کیشنز بھی سامنے آئی ہیں۔ اس کے مثبت و منفی پہلو کیا ہیں، آئی ٹی انسٹی ٹیوٹ اور آئی ٹی کے تجرباتی مراکز کو اس پر کام کرنا چاہیے اور ترقی کا یہ سفر جاری رکھنا چاہیے۔

مثبت پہلو:

تاریخ میں اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا عموماً مساجد، تعلیمی اداروں، اماموں اور شیخوں سے علم حاصل کرنے تک محدود تھا تاہم 21ویں صدی میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے ٹویٹر، فیس بک، بلاگنگ سائٹس اور دیگر آن لائن ویب سائٹس نے مسلمانوں کو اسلام کا مطالعہ کرنے، سوال کرنے، تعلیم دینے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ ان آن لائن پلیٹ فارمز نے اسلامی نصوص اور معلومات کو وسیع تر سامعین کے لیے زیادہ قابل رسائی بنادیا ہے، کئی آن لائن پلیٹ فارمز نے مسلمانوں کو اماموں، شیوخ، سیاسی و مذہبی رہنماؤں، علماء، اور لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کے قابل بنایا دیا ہے۔ یہ اسلامک ویب سائٹس براہ راست اسلام سے متعلق معلومات، خبروں اور بات چیت کے اشتراک کی اجازت دیتی ہے۔ جیسا کہ حدیثِ نبوی ہے۔

" مَاخُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّإِلَّاأَخَذَأَيْسَرَهُمَامَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا،فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَالنَّاسِ مِنْهُ، وَمَاانْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّإِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَالِلَّهِ."[24]

"جب بھی نبی کریم کو کسی ایک چیز اختیار کرنے کا موقع دیا گیا تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان امور کو اختیار فرماتے، مگر اس صورت میں کہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت وحد کو توڑتا تو نبی کریم ﷺ ان سے تو محض اللہ کی رضامندی کے لیے بدلہ لیتے"۔

یہ آن لائن پلیٹ فارمز تبصرے اور بات چیت کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی ترسیل کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور حدیث کے مطابق اسلام کو آسان کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، آن لائن ویب سائٹس مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان اسلام کے بارے میں سیکھنے اور دلچسپی رکھنے والے کمیونٹی اور بات چیت کو فروغ دیتا ہے۔ یہ وسیع پیمانے پر اسلامی تعلیمی رسائل، اسلامی لیکچرز، مضامین، ویڈیوز اور پوڈکاسٹ کے بارے میں جاننے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا مستند معلومات کا اشتراک کر کے اور مذہب کی بہتر تفہیم کو فروغ دے کر اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں اور دقیانوسی تصورات کا مقابلہ کرنے کا ایک میدان فراہم کرتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم آن لائن کمیونٹیز بنانے کی اجازت دیتا ہے

---

[23] مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، آن لائن تعلیم: مسائل ومشکلات، ملت ٹائمز، 5 فروری 2022۔

[24] البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، (بیروت: دارالاسلام، 1997ء)، کتاب ادب کا بیان، باب آنحضرت ﷺ کا فرمانا کہ آسانی کرو سختی نہ کرو اور آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ تخفیف اور آسانی برتنے کو پسند فرماتے تھے، رقم حدیث: 6126۔

جہاں لوگ اسلام کے بارے میں سیکھنے کے سفر میں ایک دوسرے سے جڑ سکتے ہیں، تجربات کا اشتراک کرسکتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا، "لوگوں تک (میری تعلیمات) پہنچاؤ خواہ یہ ایک جملہ ہی کیوں نہ ہو"۔ یہ پلیٹ فارمز مختلف علوم کو پھیلانے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ ممتاز اسلامی اسکالر جیسے مفتی اسماعیل مینک، ڈاکٹر ذاکر نائک، مولانا طارق جمیل، مولانا مسعود، نعمان علی اور دیگر سوشل میڈیا کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو پھیلاتے ہیں۔ دعوت اب صرف خانقاہ، مسجد، تنظیم، وعظ محفل اور تحریر میں کام کرنے تک محدود نہیں رہی جیسا کہ پہلے تھا۔ آج کل آن لائن پلیٹ فارمز سیکھنے کے عمل کو روز بروز آسان بنا رہے ہیں۔ اب لوگ مختلف زبانوں میں قرآن، فقہ، حدیث، اسلامی تاریخ اور مختلف اسلامی موضوعات کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ یوٹیوب جیسے پلیٹ فارم متعدد زبانوں میں اسلام پر لیکچرز اور مباحثے پیش کرتے ہیں، جس سے ہر مسلمان مستفید ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر، سوشل میڈیا اسلامی معلومات کو فروغ دینے، اسلامی علوم کو سیکھنے اور ایک زیادہ باخبر اور مربوط عالمی مسلم کمیونٹی کی تشکیل کے لیے ایک قابل قدر ٹول کے طور پر کام کرتا ہے۔[25]

اسلامی مذہبی تعلیم کو سپورٹ کرنے کے لیے آن لائن پلیٹ فارمز کا کردار بڑا اہم رہا ہے۔ یہ آن لائن پلیٹ فارم طلباء کو اسلامی تعلیمی مواد جیسے ویڈیو لیکچرز، مضامین اور سوال وجواب کے سیشنز تک رسائی کے قابل بناتے ہیں۔ سیکھنے کا یہ بصری نقطہ نظر طلباء کو پیچیدہ مذہبی تصورات کو زیادہ جامع طریقے سے سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ طلباء وضاحت طلب کرسکتے ہیں، مباحثوں میں حصہ لے سکتے ہیں اور مذہبی موضوعات پر اپنی بصیرت کا اشتراک کرسکتے ہیں۔ یہ رابطہ اسلامی اصولوں اور اقدار کی گہری کھوج اور تفہیم کے دروازے کھولتا ہے۔ مزید برآں، جب طلباء ڈیجیٹل جگہوں پر تشریف لے جاتے ہیں، تو وہ ضروری ڈیجیٹل خواندگی کی مہارتیں تیار کرتے ہیں، جو انہیں قابل اعتماد ذرائع کو جاننے، معلومات کا تنقیدی جائزہ لینے اور آن لائن مباحثوں میں تعمیری طور پر حصہ لینے کے قابل بناتے ہیں۔ سیکھنے کا یہ نقطہ نظر اسلام کے ساتھ ان کی مشغولیت کو بڑھاتا ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں، آن لائن سماجی نیٹ ورکس جیسے کہ فیس بک، ٹویٹر، انسٹاگرام اور واٹس ایپ امت مسلمہ کے اندر رابطے، معلومات کی منتقلی اور اسلامی معاشرے کی تعمیر کے لیے طاقتور ہتھیار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ دنیا کے مختلف حصوں کے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جوڑنے، گفتگو کرنے اور خیالات کا تبادلہ کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ یہ فوری رابطہ جغرافیائی حدود سے ماوراء ہے اور مسلمانوں کے درمیان عالمی سطح پر بات چیت میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ مزید یہ مسلمانوں کو اسلامی معلومات، لیکچرز اور سرگرمیوں کے بارے میں اپ ڈیٹس کا اشتراک کرنے کے قابل بناتا ہے۔ معلومات کا یہ تبادلہ دنیا بھر میں اسلامی تعلیمات اور طریقوں کے بارے میں بیداری پھیلانے میں مدد کرتا ہے۔ سوشل میڈیا مسلمانوں کی ورچوئل کمیونٹیز بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو مشترکہ مفادات، عقائد اور اقدار کا اشتراک کرتے ہیں۔ یہ آن لائن کمیونٹیز مسلمانوں کے ساتھ تعلق، حمایت اور یکجہتی کا احساس پیش کرتی ہیں، خاص طور پر اقلیتی آبادیوں میں رہنے والے ۔ جب مسلم اُمہ کو کسی بھی چیلنج کا سامنا ہوتا ہے، سوشل میڈیا مسلمانوں کو متحرک کرنے اور متحد کرنے کے لیے ایک میدان کے طور پر کام کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭوَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"۔[26]

"اور چاہیے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو نیک کام کی طرف بلاتا رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتا رہے اور برے کاموں سے روکتا رہے، اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں"۔

[25] M.Aminul Islam,Usage of Social Media:Islamic Perspective,IJMR,Volume: 6,Issue:3,May-June 2024.

[26] آل عمران 3: 104۔

آج کے دور میں سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کی خوبصورتی اور نظریات کو دنیا کے سامنے پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ میڈیا کو اسلام کی خوبصورتی کو اجاگر کرنے، رواداری، افہام و تفہیم اور ہمدردی کو فروغ دے کر غیر مسلموں پر مثبت اثر ڈالنے کے لیے ایک زبردست ہتھیار کی حیثیت سے استعمال کیا جانا چاہیے۔ مسلمان بلاگز، ویب سائٹس اور سوشل نیٹ ورکنگ کے ذریعے اسلام، قرآن، حدیث اور فقہ کی تفہیم کو آسان بنانے کے لیے سوشل میڈیا کا مؤثر طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں لاکھوں لوگ ایک سادہ بٹن کلک کر کے معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز تمام مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کرتے ہیں۔ بہت سے اسکالرز مذہب کو مزید سمجھنے، مشکوک معاملات کو واضح کرنے اور مواصلات کو بہتر بنانے کے لیے سوال وجواب کے سیشنز بھی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر مولانا عاصم الحکیم اور ڈاکٹر ذاکر نائیک روزانہ کی بنیاد پر فیس بک اور ٹوئیٹر پر سوال وجواب کے سیشن کرتے ہیں۔ Islam21C کے نام سے ایک ویب سائٹ بنی ہے جو مغرب اور اسلام کے درمیان تعلق قائم کرتی ہے۔ یوٹیوب پر احمد دیدات اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کے تقابلی مذہب سے لے کر قرآنی تلاوت اور اسلامی لیکچرز تک کی بے شمار ویڈیوز موجود ہیں جن تک دنیا بھر میں لاکھوں افراد رسائی حاصل کر چکے ہیں۔ بہت سے نامور اسلامی مصنفین اور سکالرز نے ایسے بلاگ بنائے جو صارفین کو تبصرے پوسٹ کرنے کے قابل بناتے ہیں تاکہ دین کی تعلیمات کو پھیلایا جاسکے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات کے وسیع اشتراک نے دعوت اسلامی کو وسیع تر سامعین تک پھیلایا، اسلام سے آگاہی پیدا کی، غلط تشریحات سے نمٹا اور جو لوگ مذہب کی طرف لوٹنے کے خواہشمند ہیں انہیں مزید بصیرت فراہم کی۔

صحابہ کرام اجتماعات میں دعوت پہنچانے کے لیے گھوڑوں پر سوار ہو کر سفر کیا کرتے تھے۔ یہ وہ روایتی ذرائع ہیں جو بہت محدود تھے۔ وہ الیکٹرانک میڈیا کی طرح عملی اور آسان نہیں تھے، جو بہت کم وقت میں اسلام کا پیغام پہنچا سکیں۔ سوشل میڈیا وہ واحد میڈیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں سامعین تک کم سے کم وقت میں اور با آسانی کے ساتھ پہنچا سکتا ہے۔ سوشل نیٹ ورکنگ کے اس نئے رجحان نے اسلام کی تبلیغ کا طریقہ بدل دیا ہے۔ حج کے دوران حجاج کرام تصاویر، ویڈیوز اور ٹویٹس پوسٹ کر کے باقی دوسرے مسلمانوں کی بھی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس سے امت مسلمہ کی وفاداری اور ہم آہنگی کو فروغ ملتا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک کا اپنا ایک چینل ہے جس کا نام Peace Tv ہے، ڈاکٹر اسرار احمد نے tanzeem.org بنائی ہے اور نعمان علی خان نے دعوت کے واحد مقصد کے لیے 'bayyinah.com' کا آغاز کیا۔ سوشل میڈیا اللہ کا کلام کافی تیزی سے پھیلاتا ہے اور ناقدین کو مؤثر طریقے سے مخاطب کرتا ہے۔ یہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتا ہے۔ کئی مغربی لوگ کبھی کسی مسلمان سے ذاتی طور پر نہیں ملے لیکن انہیں سوشل میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کو جاننے کا موقع ملا۔ سوشل میڈیا ایسے تعلیمی وسائل، مباحثے اور مواد پیش کرتا ہے جو مسلمانوں میں رواداری، شمولیت اور افہام و تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔ یہ اسلام کی مختلف تشریحات کے بارے میں سیکھنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے افراد کے درمیان بین المذاہب مکالمے کی سہولت فراہم کرتا ہے، باہمی احترام، تعاون اور افہام و تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔ جدید دور میں اسلامی تحقیق اور تعلیمات کے لیے ان آن لائن پلیٹ فارمز کے استعمال کو جاننا ضروری ہے۔ سائنس کی ترقی کے اس دور میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اسلام کو جاننے میں اہم زریعہ ثابت ہوتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے بہت کم لوگوں کو تھوڑے وقت میں تھوڑی مشکل کے ساتھ اسلام کی دعوت دینا اب بہت آسان ہے۔[27]

منفی پہلو:

[27] M.Aminul Islam,Usage of Social Media:Islamic Perspective,IJMR,Volume: 6,Issue:3,May-June 2024.

آج کل ویب اسلامی تعلیم کا مسئلہ کافی بحث بنا ہوا ہے اور ہر طرف علمی برادری میں اس سے متعلق مباحثہ جاری ہے، کچھ لوگ اس کی معاونت میں ہیں جب کہ کچھ لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور اس نظام تعلیم کو نفع بخش کے بجائے نقصان کہتے ہیں۔ یہ سوال کہ آن لائن تعلیم بہتر ہے یا نقصان، میں سمجھتی ہوں غلط ہے، اس لیے کہ آن لائن تعلیم کو نعم البدل کے طور پر نہیں بلکہ ضرورت اور تعلیم کے بلاوجہ تعطل سے بچانے کے لیے شروع کیا گیا ہے۔ڈیجیٹل دور میں مختلف آن لائن پلیٹ فارمز مذہبی پھیلاؤ کے لیے ایک بہترین ہتھیار کے طور پر ابھرے ہیں، جن کو اسلامک سکالرز کو عالمی سامعین سے رابطہ قائم کرنے کے قابل بنایا گیا ہے۔ڈیجیٹل میڈیا دائرہ معلومات سے بھرا ہوا ہے، اب ضروری نہیں کہ یہ سب معلومات درست ہوں جس کی وجہ سے غلط معلومات اور مذہبی تعلیمات کی غلط تشریح سوشل میڈیا کے ذریعے تیزی سے پھیل سکتی ہے، جس سے مسلمانوں میں الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔ اس معلوماتی دور میں معتبر مذہبی ذرائع اور غیر معتبر ذرائع کے درمیان فرق کرنا ناممکن ہوتا جارہا ہے۔سوشل میڈیا نفرت انگیز تقاریر اور انتہا پسندانہ نظریات کی افزائش کا مرکز رہا ہے۔ جہاں مذہبی رہنماؤں کا مقصد امن اور رواداری کے پیغامات پھیلانا ہے وہاں اسی پلیٹ فارم کو تفرقہ انگیز اور نقصان دہ بیانیہ کو پھیلانے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ان پلیٹ فارمز کی وجہ سے نفرت انگیز تقاریر اور انتہا پسندی کا مقابلہ کرنا ایک مستقل چیلنج ہے۔ ٹیکنالوجی اور کمیونیکیشن کے لیے اسلام کا ایک رہنما اصول جس پر قرآن میں صاف بتادیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی بھی بات بتانے سے پہلے اس کی تصدیق کی جائے۔ارشادِ باری ہے:

"يَآاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍفَتَبَيَّنُوْٓااَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًابِجَهَالَةٍفَتُصْبِحُوْاعَلٰى مَافَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ"[28]

"اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی سرکش فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ"۔

آج کے دور میں آن لائن پلیٹ فارمز کے استعمال پر ان رہنما اصول کو لاگو کرنا بہت ضروری ہے، جہاں بہت سے لوگ حساس مسائل کی تصدیق کیے بغیر پوسٹ کرتے ہیں جو کہ معاشرے اور مختلف نسلوں کے درمیان ممکنہ طور پر نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ بلاشبہ، قرآن اور حدیث نے انسانوں کو راستبازی اور رہنمائی سے بھرپور زندگی گزارنے میں مدد کرنے کے لیے رہنما اصول فراہم کیے ہیں، جس میں ٹیکنالوجی اور مواصلات کے استعمال سمیت تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ان ہدایات سے یہ واضح ہے کہ اسلام ٹیکنالوجی اور مواصلات کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، لیکن مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات کو پختہ کریں کہ ان کا استعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔

کچھ علماء کے پاس مکمل اسلامی معلومات نہیں ہیں جس کی وجہ سے اسلام کو مختلف انداز میں دکھایا جاتا ہے، جس سے غیر مسلموں کو مذہب کے بارے میں غلط تاثر ملتا ہے۔ کچھ انٹرنیٹ پر موجود اسکالرز اسلام کے دعوتی عمل کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اہل علم جرأت مندانہ اور پُرجوش رویوں کے ساتھ نیک نیت رکھتے ہیں جن کی تعریف کی جانی چاہیے لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ ان کے پاس مستند علم نہ ہو۔یہ آن لائن پلیٹ فارمز محض گپ شپ اور غلط معلومات پھیلانے کا مرکز بن گیا ہے۔ جیسے کہ؛ بل گیٹس القاعدہ کا سپانسر ہے، آج صبح 10 بجے کے قریب چاند سورج کے قریب آرہا ہے تو سب مسلمانوں کو چاہیئے نوافل ادا کریں اور جو بھی فلاں اسلامی پوسٹ کو شئیر کرے گا اس کے لیئے جنت کا وعدہ ہے۔سوشل میڈیا نے اسلام کو دہشت گرد اور متشدد مذہب کے طور پر پیش کرنے کی غلط فہمیوں کو جنم دیا ہے۔ ایک مہم چلائی گئی تھی جس کا عنوان تھا "بنیاد پرست اسلام" جس میں مسلمان علماء کو نشانہ بنانا۔سوشل میڈیا اس ڈیجیٹل دور میں ہماری زندگیوں کا لازمی جزو بن گیا ہے، یہ

[28] الحجرات 49:6۔

مذہب سمیت مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتا ہے۔ اسلام پر سوشل میڈیا کے اثرات مثبت کے ساتھ ساتھ منفی بھی ہو سکتے ہیں۔ اس نے اسلامی تعلیمات کو پھیلانے میں سہولت فراہم کی ہے، جس سے افراد کو مذہبی مواد، لیکچرز اور دنیا بھر کے اسکالرز کے مباحث تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح اسلام بھی سوشل میڈیا کے اثرات سے محفوظ نہیں رہا۔

آن لائن تعلیم کبھی بھی ایک کلاس کا نعم البدل نہیں ہو سکتی، کلاس میں ایک استاد صرف پڑھاتا ہی نہیں بلکہ بچوں کی نفسیات اور اس کی حرکتوں پر بھی نظر رکھتا ہے، اس کے کام کو اس کے سامنے دیکھ کر کے ان کی غلطیوں سے ان کو آگاہ کر دیتا ہے، شاگرد کلاس میں صرف معلم کا لیکچر ہی نہیں سنتے بلکہ اپنے دماغ میں آنے والے سوالات کے لئے استاد سے رابطہ کرتے ہیں اور جواب پاتے ہیں، استاد کے لیکچر کی طرف طلبہ کی توجہ رہتی ہے۔ جبکہ آن لائن کلاس میں شاگرد گھر پر ہوتا ہے، اسے وہ ماحول نہیں ملتا جو کسی ادارے کا ہوتا ہے، گھر میں دوسرے لوگوں اور دوسری مشغولیت کی وجہ سے اس کا دماغ پڑھائی پر نہیں رہتا، استاد بھی طلبہ پر آن لائن کلاس میں توجہ نہیں دے پاتے، ان کی ساری توجہ اسکرین پر رہتی ہے، طلبہ لیپ ٹاپ کے اسکرین پر بیٹھ کر کیا کر رہا ہے، یہ استاد کو معلوم نہیں ہوتا۔

اسلامی تعلیم ہمیشہ کسی مستند یا قابل مبلغ سے حاصل کرنے کی کوشش کریں، لیکن اگر کوئی مجبوری ہو یعنی کسی جگہ پر قرآن پڑھانے والا موجود نہ ہو یا اور کوئی مجبوری ہو اور آن لائن قرآن پڑھایا جائے تو ٹھیک ہے اور اس پر مقررہ معاوضہ لینا بھی جائز ہوگا، لیکن اس میں درج ذیل باتوں کو مد نظر رکھنا بھی ضروری ہے: سوشل میڈیا کم از کم لاگت اور کم سے کم کوشش کے ساتھ بات پھیلانے کے لیے سب سے طاقتور ہتھیار میں سے ایک ہے۔ اس نے لوگوں کی زندگی بدل دی ہے۔ کچھ جگہوں پر سوشل میڈیا کے استعمال کو ممنوع سمجھا جاتا ہے، لیکن کچھ جگہوں پر کوئی پابندی نہیں ہے. چونکہ انٹرنیٹ با آسانی دستیاب اور سستا ہے، اس لیے شیطان کے کچھ آلہ کاروں نے اس کا فائدہ اٹھایا ہوا ہے اور انہوں نے انٹرنیٹ پر غیر اخلاقی اور غیر قانونی مواد پھیلا دیا ہے۔ بہت سے معاملات میں ان آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے اسلام کے خلاف ہر غلط قسم کی معلومات پھیلا کر اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اگر صارفین ان پہلوؤں سے محتاط نہ رہیں تو آن لائن میڈیا بہت آسانی سے زندگی کو خطرات کی طرف دھکیل سکتا ہے اور کسی کی بھی زندگی کو تباہ کر سکتا ہے۔ ان ہی آن لائن پلیٹ فارمز کے زریعے مختلف مذاہب کے لوگوں میں اور ممالک میں انتشار اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سوشل میڈیا مذہبی رہنماؤں کے بارے میں جھوٹی افواہیں اور مسلمانوں کے بارے میں غلط باتیں پھیلا تے ہیں۔ اسی وجہ سے غیر مسلم طبقہ مسلمانوں کو غدار اور دہشت گرد سمجھتا ہے۔ اسلام سے متعلق کئی ایپلی کیشنز موجود ہیں جن میں قرآن کے مختلف تراجم، کتب احادیث، روزے کی کتابیں، نماز کے نظام الاوقات، روزمرہ کی زندگی، تفسیر، مسالک وغیرہ شامل ہیں لیکن یہ معلوم کرنا کہ یہ مستند ہیں یا نہیں یہ کافی مشکل ہے۔ اس آرٹیکل سے پتہ چلتا ہے کہ مسلم معاشرے میں سوشل میڈیا کے استعمال کے مثبت پہلوؤں کے علاوہ کچھ منفی اثرات بھی ہیں۔ مسلم معاشرے میں بیداری کے ایسے پروگرام ہونے چاہئیں جو آن لائن سائٹس کے استعمال کے فوائد اور نقصانات کے بارے میں لوگوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کریں۔ اگر ہم ٹیکنالوجی کو اسلام کی مثبت ترویج کے لیے استعمال کریں گے تو اسلام اور مسلمانوں کے لیے اچھا ہوگا۔ یونیسکو کی حالیہ تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ موبائل کے ذریعے آن لائن تعلیم فائدے کے بجائے نقصان کا موجب بن رہی ہے اور اس کے منفی اثرات زیادہ ہیں۔ ایسے میں ہمیں مزید دیکھنا ہوگا کہ اس آن لائن نظام تعلیم کے منفی اثرات سے کیسے بچایا جاسکے کیونکہ ہم قطعی اپنے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں۔[29]

[29] M.Talha, Dawah in the digital age:Utilizing Social Media for the spread of Islamic teachings,Journal of Social and political issues, oct2023.

مدینہ منورہ کی طیبہ انٹرنیشنل یونیورسٹی کی جانب سے International Confrence on Advances in information Technology for the Holy Quran and its Science کے موضوع سے ایک قابلِ ستائش سعی کی تھی ۔اب سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے ملک کی ITاداروں میں اس بارے میں کوئی بات یا پھر کام ہو رہا ہے یا نہیں، تو اس بارے کوئی خبر نہیں، ہمیں اس مدعے پر تحقیق کرنی چاہیے تا کہ جہاں ITکو قرآن وحدیث کے فروغ کے لیے استعمال کیا جا سکے وہیں ایسے قوانین واصول بھی بنائے جائیں جن سے یہ کام تعلیمی اور مذہبی تناظر سے قابلِ اعتبار اور معتبر قرار پا سکے۔پاکستانی معاشرہ چونکہ ابھی فہم اور ادراک کے حوالے سے تکمیل کے عمل میں ہے،اس لیے ہمارے ہاں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے تعمیری اثرات کم جبکہ مضر زیادہ مرتّب ہو رہے ہیں۔[30]

خلاصہ کلام:

آج کی جدید ٹیکنالوجی کی دنیا میں سوشل میڈیا کا تصور اور سوشل میڈیا کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ آن لائن پلیٹ فارمز جو دنیا میں موجود لوگوں کی دوری کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، اگر اس کا مثبت استعمال کریں تو اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ہو گا۔یاد رکھیں کہ اگر سوشل میڈیا کا استعمال اچھے مقصد کے لیئے کیا جا سکتا ہے تو اسے برے مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔قصور چیزوں یا ٹیکنالوجی کا نہیں ہے۔ بلکہ بنیادی طور پر ذمہ دار انسان ہے۔ ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے اس دور میں ایک مسلمان اس سے استفادہ کرتے ہوئے قرآن وسنت کی تعلیمات کو گھر بیٹھے دوسروں تک پہنچا سکتا ہے اور اسلام کی خوبصورتی کو مغرب کے سامنے اجاگر کر سکتا ہے۔سوشل میڈیا کی خوبی کہا جائے یا خامی کہ اس کے ذریعے ہر خبر یا معلومات بغیر کسی تصدیق کے منٹوں، سیکنڈوں میں پھیل جاتی ہے۔بد قسمتی سے اتنے عرصے میں کسی بھی حکومت کی طرف سے آن لائن سماجی میڈیا کو قابو کرنے کے لیے کوئی پالیسی بنائی ہی نہیں گئی۔معاشرے پر ان سوشل میڈیا کے اثرات کا دارومدار اس بات پر ہے کہ اسے کس ذمہ داری کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، اور یہ ہم سب پر منحصر ہے۔ مسلمان، آن لائن پلیٹ فارمز اور ریگولیٹرز ایک ایسا آن لائن ماحول تخلیق کریں جو ہماری فلاح وبہبود اور سماجی ہم آہنگی میں رکاوٹ پیدا کرنے کے بجائے مزید اضافہ کرے۔ معلومات کو آن لائن پھیلانے سے پہلے اس کی تصدیق کرنا بہت ضروری ہے۔ان رہنما خطوط پر عمل کرتے ہوئے، کوئی بھی ڈیجیٹل دائرے میں ذمہ داری سے اسلامی تعلیمات کی ترویج کر سکتا ہے۔اللہ ہمیں اسلام کی دعوت عام کرنے کی توفیق دے۔ آمین

---

[30] طاہر اصغر، "انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی سے قرآن کریم کی خدمت"، نیا دور، مئی 2023۔